سیرت حضرت فاطمہ زہرا

سلام اللہ علیہا

از غلام علی پیپوش۔ سوئیڈن

اے جگر گوشۂ رسولؐ، فاطمہؑ! میں آپ کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر عقل حیران ہے کہ اپنی بات کیسے اور کہاں سے شروع کروں۔ آپ نبوت ورسالت کی بیٹی ہیں۔ آپ آیہ مبارکہ انا اعطینک الکوثر کی تفسیر ہیں۔ آپ آغوش رسالت کی ناز پروردہ اور چہیتی بیٹی، عصمت وطہارت سے پیراستہ، تعلیمات رسالت پناہ کے جواہرات سے معمور، آپ دنیا کی چار عظیم خواتین میں افضل ہیں۔ اگر خداوند عالم مظہر العجائب علی ابن ابی طالبؑ کو پیدا نہ کرتا تو کون تھا جو اس دنیا میں حضرت فاطمہ زہراؑ کا کفوو ہمسر بنتا۔ ان دونوں نورانی ہستیوں نے ایک ہی میں ایک ہی گھر میں پرورش پائی، گھر بھی کونسا نبوت کا گھر، رحمت کا گھر۔ آغوش بھی کونسی آغوش، رحمت للعالمین کی آغوش۔ اگر حضرت علیؑ ساقی کوثر تو یہ شفیعۂ روز محشر۔

جناب سیدہ (س) کی عبادت کو کون شخص بیان کرسکتا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ عبادت خدا ان ہی کے لئے تھی اور یہ عبادت خدا کے لئے۔ ان کے لئے ان کی زندگی کا کوئی لمحہ یاد الٰہی سے خالی نہ ہوتا تھا۔ نماز پڑھتے وقت حضرت (س) کا چہرۂ مبارک زعفرانی ہوجایا کرتا تھا جس کا عکس درودیوار پر پڑتا تھا۔ تقویٰ خداوندی کا یہ عالم تھا کہ حالت نماز میں تمام جسم مطہر میں تھرتھری پیدا ہوجاتی تھی۔ اس قدر گریہ کرتی تھیں کہ تمام جانماز آنسوؤں سے تر ہوجایا کرتی تھی۔ ہاں، سیکھیں، ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں، سبق حاصل کریں سیدانیاں، اپنی شہزادی خاتون جنت سے کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے۔

شرم وحیا کی یہ کیفیت تھی کہ ایک روز عبداللہ ابن مکتوم، جو نابینا تھے، حضور سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تلاش میں سیدہ عالم (س) کے دروازے تک آئے۔ حضرت نے محض سیدہؑ کے امتحان کی غرض سے فرمایا کہ عبداللہ کو اندر بلالو۔ یہ سن کر حضرت فاطمہؑ حجرے میں دوڑ کر چلی گئیں، حضرتؐ نے فرمایا: بیٹی فاطمہؑ! عبداللہ تو اندھے ہیں۔ عرض کیا: بابا جان! اگر وہ اندھے ہیں تو فاطمہ تو اندھی نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ نے فاطمہ زہراؑ کو سینے سے لگا کر فرمایا: میری نور نظر! تو زنان عالم کی سردار ہے۔ تجھ سے میری امت کی بیٹیاں پردہ کا سبق حاصل کریں گی۔ اس معدن عصمت وطہارت کی حیا وشرم کا تقاضا تھا کہ معصومہؑ نے وقت رحلت، وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کے اندھیرے میں اٹھایا جائے اور جنازے پر بھی پردہ ڈالا جائے۔ ہاں، سیکھیں دنیا کی پردہ والی بی بیاں اپنی شہزادی سے، پردہ داری اور شرم وحیا، مستورات کے لئے بہترین زیور ہے۔ عفت و عصمت بہترین زینت ہے۔ پردہ صرف یہی نہیں کہ خود کو نامحرم کی نظر سے بچایا جائے بلکہ حقیقی پردہ یہ ہے کہ اپنی نظر بھی نامحرم پر نہ پڑنے دیں۔

جناب فاطمہ زہراؑ کی قناعت اور صبر کی یہ حالت تھی کہ آپ اپنے گھر کی تنگدستی اور ناداری سے ایک لمحہ کے لئے بھی بددل نہیں ہوئیں۔ گھر کے کام کاج کے متعلق شہزادی عالم کی یہ کیفیت تھی کہ تمام کام خود بہ نفس نفیس انجام دیا کرتی تھیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ چکی خود چلا کر اناج پیستی تھیں جس سے دونوں ہاتھ زخمی ہوجاتے تھے۔ ہر ایک حالت میں شوہر کی اطاعت کیا کرتی تھیں۔ اپنے شوہر کی حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ حضرت علیؑ اکثر ان سے فرماتے تھے: اے مادر حسینؑ! میں خداتعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں جس نے مجھے تم جیسی طاہرہ وصابرہ اور اطاعت شعار زوجہ عطا فرمائی۔

جناب فاطمہ زہراؑ کی رحلت کے بعد کسی نے علی مرتضیٰؑ سے عرض کیا کہ اپنی زوجہ مطہرہ کے اخلاق کے متعلق کچھ ارشاد فرمایئے۔ حضرت زار وقطار رونے لگے اور فرمایا: وہ جنت کا ایک خوشبودار پھول تھیں، جس کے مرجھانے پر اُس کی خوشبو سے اب تک میرا دماغ معطر ہے۔

رسول اکرمؐ فاطمہؑ کو بضعۃ منی کہا کرتے تھے، یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی، نہ ہی یہ جذباتی جملے ہیں بلکہ رسول اکرمؐ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فاطمہؑ صورت، سیرت، عمل، گفتگو، عقیدہ وایمان، تقویٰ اور عرفان....... میں عین رسولؐ ہیں۔ چنانچہ رسول اکرمؐ بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ فاطمہؑ میرا ایک جزو ہیں، جس نے فاطمہؑ کو راضی کیا، اس نے مجھے راضی کیا جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت فاطمہؑ، ہر اُس عورت کے لئے ایک مثالی خاتون ہیں جو اپنی زندگی اور اپنی راہ وروش کا انتخاب خود کرتی ہے۔ وہ عورت کے ہر روپ میں ایک نمونہ خاتون ہیں۔ حضرت فاطمہؑ اپنے والد کے لئے اچھی بیٹی تھیں۔ وہ اپنے شوہر کے لئے ایک مثالی زوجہ وشریک حیات تھیں۔ وہ اپنے بچوں کے لئے ایک نمونۂ رحمت ومربّی ماں تھیں۔ وہ اپنے معاشرے کے لئے ایک ذمہ دار اور مجاہدہ خاتون تھیں۔

حضرت فاطمہؑ جیسی عظیم شخصیت کی زندگی کا ہر پہلو حیرت انگیز صفات کا حامل ہے۔ آپؑ رحمت کا لامحدود سمندر اور سرچشمہ محبت ہیں۔ آپؑ نے سادہ زندگی بسر کرنے کا درس دیا ہے اور آپؑ کی ذات والا صفات زندگی کا حقیقی مفہوم ہے۔

ایک عورت اور ایک انسان کامل میں جتنے محاسن وکمالات ہو سکتے ہیں وہ حضرت فاطمہؑ کی ذات میں جلوہ گر دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایک روحانی اور ملکوتی خاتون تھیں۔ حضرت فاطمہؑ دنیا کی تمام ماؤں کی آبرو ہیں۔ حضرت فاطمہؑ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ماں ہیں۔ جن کے بارے میں رحمت للعالمینؐ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اسوۂ فاطمہؑ، دراصل اسوۂ رسولؐ ہے کہ اگر اسے نمونہ قرار دے کر ہر عورت یہ عہد کرے کہ اُسے اپنا آئیڈیل یا نمونہ مان کر چلنا ہے تو فرد اور معاشرہ دونوں ہی اصلاح پذیر ہوں گے۔ آئیے دعا کریں کہ اے اللہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو حضرت فاطمہ زہراؑ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین ☆☆

نذرانۂ عقیدت

آئینہ دار خُلق رسالت ہے فاطمہؑ
مثل رسولؐ مخزن رحمت ہے فاطمہؑ

کونین تاب لا نہ سکے گر اٹھے نقاب
جلوے میں آفتاب قیامت ہے فاطمہؑ

لختِ دلِ رسولؐ و خدیجہؑ کی دلربا
اور ہمسر امیر ولایت ہے فاطمہؑ

اللہ رے مقام کہ اللہ کو ہے عزیز
یعنی کہ فخر و نازش خلقت ہے فاطمہؑ

تعظیم جس کی کرتے تھے محبوب کبریاؐ
وہ مرکز شرافت وعزت ہے فاطمہؑ

درماندۂ حیات ہوں ہو جائے چشم لطف
ہے تجھ پہ آشکار جو حالت ہے فاطمہؑ

مشکل کشا سے کہدو میری مشکلیں ہوں حل
حاجت روائیاں تیری خصلت ہے فاطمہؑ

شیر خداؑ کی ہمدم و دلدار مصطفےٰؐ
جو چاہے دیدے سب تجھے قدرت ہے فاطمہؑ

میں بے نوا ہوں بھردے میرا دامن مراد
مشہور تیرے گھر کی سخاوت ہے فاطمہؑ

آجا ہماری بزم میں اے جان کائنات
دنیا کو پھر سے تیری ضرورت ہے فاطمہؑ

کیوں ڈر ہو مجھکو طاہرہ روز حساب کا
جب ساتھ اپنے بہر شفاعت ہے فاطمہؑ

از: **بانو طاہرہ سعید**
گرین ویو، سیف آباد، حیدرآباد